سوال

(72) اذان دے کر گھر جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک امام صاحب اذان دے کر سنتیں ادا کرنے کے لیے اپنے گھر چلے جاتے ہیں، کیا ان کا ایسا کرنا شرعی طور پر جائز ہے؟ نیز بتائیں کہ جو آدمی اذان کہے تکبیر بھی وہی کہے یا کوئی دوسرا بھی تکبیر کہہ سکتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مندرجہ بالا سوال کے دو جزو ہیں۔ (الف) اذان دے کر مسجد سے باہر جانا، (ب) کیا موذن ہی تکبیر کہے۔ جہاں تک اذان کہہ کر مسجد سے باہر جانے کا تعلق ہے تو اذان ہو جانے کے بعد معقول شرعی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے جیسا کہ جناب ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے عصر کی اذان کہی تو اس کے بعد ایک شخص مسجد سے باہر نکل گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اس نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ [1]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اس مسجد سے اگر کوئی اذان سننے کے بعد نکل جاتا ہے اور اسے کوئی ضرورت بھی نہیں پھر وہ واپس نہیں آتا تو وہ پکا منافق ہے۔ [2]

اس حدیث میں اگرچہ مسجد نبوی کا ذکر ہے لیکن معنی کے اعتبار سے یہ حکم عام ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے۔ کیونکہ نماز باجماعت فرض ہے اور مسجد سے باہر نکل جانے کی صورت میں یہ فرض ادا نہیں ہو سکتا، ہاں اگر کوئی ضرورت ہو تو ایسے حالات میں مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: کیا آدمی کسی عذر کی بنا پر مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟ [3]

پھر انھوں نے حدیث پیش کی ہے کہ ایک دفعہ اقامت ہو چکی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مصلیٰ امامت کے لیے کھڑے ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو، پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور غسل کر کے واپس آئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ [4]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کیا، تکبیر ہونے کے بعد بھی کسی معقول عذر کی وجہ سے انسان باہر نکل سکتا ہے۔ صورت مسؤلہ میں بھی ایک معقول عذر ہے کہ امام اپنے گھر میں سنت ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے، لہٰذا اگر امام اذان دے کر اپنے گھر سنت ادا کرنے کے لیے آتا ہے تو یہ جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] مسلم، المساجد: ٦٥٥۔

[2] طبرانی، بحوالہ الاحادیث الصحیحہ، رقم: ٢٥١٨۔

[3] بخاری، الاذان: باب نمبر ٢٤۔

[4] صحیح بخاری، الاذان: ٦٣٩۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 103

محدث فتویٰ